شذرات

’’اشراق‘‘ کا اصلاح و دعوت ایڈیشن

’’اشراق‘‘ ایک طویل تاریخ رکھتا ہے۔ اس نے اس ملک میں قرآنِ مجید کی خالص تعلیمات کے احیا کا بیڑا اٹھایا ہے اور اس کا ہر شمارہ اس کی اپنے مقصد کی طرف یکسوئی پر گواہ ہے۔ ’’اشراق‘‘ کے مدیر اور ان کے رفقا نے کوشش کی کہ وہ لوگوں کے دلوں کو حق کے سمجھنے اور حق ہی کو اختیار کرنے کے لیے تیار کریں۔ ان کو تعصبات سے بچائیں اور صرف خدا کی رضا کے لیے رد و قبول کے فیصلے پر آمادہ کریں۔ اس غرض کے لیے ’’اشراق‘‘ میں زیادہ تر علمی اندازِ تحریر اختیار کیا گیا ہے۔

’’اشراق‘‘ میں لکھنے والوں کی اس سعی سے مقصود آخرت کی فلاح رہی ہے۔ چنانچہ علمی مضامین کے ساتھ ساتھ عام فہم اور دعوتی تحریریں بھی ’’اشراق‘‘ کے صفحات پر شائع ہوتی رہی ہیں۔ ہمارے ملک کی آبادی کا بڑا حصہ اسی نوع کی تحریریں پڑھ سکتا اور نہ ان کے معانی اخذ کر سکتا ہے۔ اس لیے ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ ’’اشراق‘‘ کے ان قارئین کے لیے الگ رسالہ جاری کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ’’اشراق‘‘ کے اصلاح و دعوت ایڈیشن کے اجرا کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ایڈیشن کا آغاز ان شاءاللہ اپریل ۲۰۰۰ سے ہوگا۔ اس کے بنیادی سلسلے قرآنِ مجید کی عام فہم شرح اور اقوالِ رسول کی سادہ تبیین ہو گی۔ اس کے علاوہ سادہ دعوتی مضامین، سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور احوالِ صحابہ سے دینی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جائے گا۔ آغاز میں اس کے صفحات کی تعداد ۲۴ اور قیمت ۵ روپے رکھی گئی ہے۔

ہماری خواہش ہے کہ یہ ایڈیشن عام آدمی کی زندگی میں دینی تبدیلی کا نقیب بن جائے، اس کے لیے دین کے فہم کا ذریعہ ہو اور اسے پیش آنے والے عملی مسائل کے حل کا باعث بنے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو کامیاب کرے۔ اسے ہمارے لیے بھی آخرت کی کامیابی کا زینہ بنائے اور اس کے پڑھنے والوں کو بھی

جنت میں لے جانے کا سبب ہو۔

—— طالب محسن

ہم کیسی قربانی کر رہے ہیں جس کا....

عید الاضحیٰ کی نماز جیسے ہی ختم ہوئی تو اجتماع گاہ سے بہت سے لوگ اٹھے، اپنی سواریوں کی طرف بڑھے اور اپنے گھروں کی طرف چلے گئے۔ میں نے سوچا: ''نمازِ عید کا خطبہ سننا بھی ضروری ہوتا ہے مگر یہ لوگ صرف نماز پڑھ کر ہی کیوں چلے گئے ہیں؟'' پھر خیال آیا: ''اچھا! یہ لوگ اپنا قربانی کا جانور صبح صبح ہی ذبح کر کے جلدی فارغ ہونا چاہتے ہیں۔'' اس خیال کے ساتھ ہی عید الاضحیٰ پر جانور کی قربانی کا فلسفہ میرے تحت الشعور سے شعور کے خانے میں منتقل ہوا۔ اس فلسفے کی روشنی میں نماز کا خطبہ چھوڑ کر جانے والوں، خود کو اللہ کے حوالے کرنے کے ایک بہت معمولی عمل سے گریز کرنے والوں پر سوچا تو حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی ہوا۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

عید الاضحیٰ کا فلسفہ کیا ہے؟ عید الاضحیٰ اسلامی مہینے ذوالحجہ میں منائی جاتی ہے۔ اسی مہینے کے ابتدائی دنوں میں مکہ معظمہ میں لاکھوں مسلمان حج کے مناسک ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ انھی مناسک کو ادا کرتے ہوئے ایک موقع پر وہ صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے مابین پھیرے لگاتے ہیں۔ یہ پھیرے اصل میں حضرت ابراہیم کے ان پھیروں کی یادگار ہیں جو انھوں نے حضرت اسماعیل کو اللہ کی راہ میں قربان کرتے وقت لگائے تھے۔ شریعتِ ابراہیمی میں دستور تھا کہ جس کو قربان گاہ پر چڑھانا مقصود ہوتا تھا یا خدا کی نذر کرنا پیشِ نظر ہوتا تھا، وہ بار بار معبد یا قربان گاہ کے گرد پھیرے لگاتا تھا۔ حضرت ابراہیم نے جس طرح اپنے آپ کو اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کو خدا کے حوالے کیا تھا، وہ انتہائی غیر معمولی واقعہ ہے۔ اسی طرح حضرت اسماعیل کا حکمِ الٰہی کے آگے سر جھکانا بھی دنیاے تسلیم و رضا کی روشن ترین مثال ہے۔ حضرت ابراہیم نے جب حضرت اسماعیل سے پوچھا کہ خدا کا حکم ہوا ہے کہ میں تجھ کو قربان کر دوں تو انھوں نے نہایت استقلال کے ساتھ کہا: یہ سر حاضر ہے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لفظ 'اسلما' استعمال کیا جو 'اسلام' سے ماخوذ ہے اور جس کے معنی تسلیم اور